خوش ہونا چاہئے، اس سلسلے میں مرشد حضرت محی السنہ نور اللہ مرقدہ کا یہ ارشاد گرامی مشعل راہ ہے:

''ہر انسان کے جملہ عضو، گو الگ الگ خدمت انجام دے رہے ہیں مگر کوئی انسان اپنے کسی عضو کو حقیر نہیں سمجھتا اور نہ ان کی خدمات کے اندر تفاضل و تقابل کرتا ہے اور نہ ایک دوسرے کا حریف و فریق بناتا ہے، اسی طرح دین ایک جسم ہے اس کے اجزا الگ الگ ہیں، کوئی تعلیم کے لئے مدرسہ میں لگ گیا، کوئی تبلیغ میں لگ گیا، کوئی تزکیہ کے لئے خانقاہ میں لگ گیا، پس دین کے ہر جز کے خادموں کو آپس میں ایک دوسرے کو حقیر سمجھنے کا حق کیسے اور آپس میں تفاضل و تقابل اور فریق و حریف بنانا کیسے صحیح ہوگا؟ یہی وجہ ہے کہ مخلصین اولیائے کرام نے ہر دین کے خادم کا اکرام کیا ہے، تعاونوا علی البر کا حکم دیا گیا ہے، ہر ایک دوسرے کی نصرت کرے جس قدر ممکن ہو، ہماری تقریر ہو، ہمارا مدرسہ چلے، ہماری جماعت آگے بڑھے، یہ کیا ہے؟...... دین کو آگے رکھئے، اپنے کو آگے نہ کیجئے۔ اگر کسی اور کی تقریر سے نفع زیادہ ہو یا کسی اور کے مدرسہ سے بھی کام دین کا ہو تو حسد اور جلن کیوں ہو؟'' (مجالس ابرار ص 494-1)

اسی حقیقت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہر خادم دین اور خادم مدرسہ کو چاہئے کہ دوسرے خدام کو اپنا رفیق سمجھے، فریق نہ سمجھے، جیسے ریل کا محکمہ کے ٹکٹ دینے والا اور گارڈ، ٹیٹی اور سگنل دینے والا سب ایک دوسرے کو ریلوے کا ملازم سمجھ کر آپس میں اپنے کو ایک دوسرے کا رفیق اور مددگار سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کا لحاظ و مراعاۃ رکھتے ہیں۔ حسد کی بیماری آپ میں تقابل سے پیدا ہوتی ہے، پس خدام دین اور ارباب مدارس کو اپنے اپنے کاموں کا تعارف تو کروانا چاہئے لیکن تقابل نہ کروانا چاہئے کہ اس سے دوسرے دینی خدام کی تحقیر ہوتی ہے جو منافرت کا سبب بنتی ہے اور پھر آپس میں حسد کی بیماری لگ جاتی ہے۔'' (حوالہ بالا ص 243)

تشویش ناک صورت حال:...... سر دست دینی تحریکوں واداروں اور ان میں وابستہ افراد میں باہمی ربط و تعلق کی جو نوعیت ہے وہ بڑی عجیب و غریب ہے، آپس میں مخلصانہ و ہمدردانہ تعلق و تفاضل کا معاملہ، ایک دوسرے سے رفاقت و تعاون کے بجائے رقابت و غیریت، خیر خواہی و خیر اندیشی کے بجائے بدخواہی و بداندیشی، خود جس کام میں ہیں وہ تو دین کا کام اور بقیہ جو دینی محنتیں اور کام ہو رہے ہیں وہ فضول و بے کار، یہ انداز فکر کس قدر خطرناک ہے؟...... آج جب کہ باطل مختلف شکلوں اور حربوں کے ساتھ صرف حملہ آور ہی نہیں ہے بلکہ سب کے سب اسلام دشمنی کے متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہو کر من کل حدب ینسلون (ہر ٹیلی ٹاپوں سے ابلے چلے آرہے ہیں) کا مصداق ہیں، ایسے نازک موقع پر اہل حق دینی کام کرنے والوں میں اس طرح کی صورت حال کتنی افسوس ناک و تشویش ناک ہے؟ ضرورت ہے کہ آپس میں محبت و الفت کا ماحول رکھا جائے تا کہ تعلقات خوش گوار رہیں، باہم میل جول رہے، کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آئے تو صبر